تحریک آزادی کے دور میں ایک تقریر پر شاہ صاحب کا وارنٹ نکلا۔ شاہ صاحب کو پولیس گرفتار نہیں کر سکی۔ دوسرے ضلع میں شاہ صاحب کی تقریر کا اعلان ہوا۔ اس دن پولیس نے جلسہ گاہ کو گھیر لیا تاکہ شاہ صاحب کو جلسہ گاہ میں داخل ہونے سے قبل گرفتار کرلیں۔ شاہ صاحب کی تقریر میں مجمع ہزاروں سے اوپر ہوتا تھا۔ شاہ صاحب جلسہ گاہ میں ایک دیہاتی کے لباس میں داخل ہوئے۔ پولیس نہیں پہچان سکی۔ اسٹیج پر پہنچنے سے قبل دیہاتی لباس اتار کر مجمع کے سامنے آگئے۔ اب کون مائی کا لال گرفتار کر سکتا تھا۔ تقریر فرما کر مجمع سے تائید کے لئے ہاتھ اٹھوائے اور پھر فرمایا کہ سب کھڑے ہو کر تائید کرو۔ جب مجمع کھڑا ہوگیا تو اسی میں داخل ہو کر اسی دیہاتی لباس کو پہن کر نکل گئے۔ پولیس کے ہاتھ نہیں آسکے۔ اس طرح پنجاب، یوپی، بہار، بنگال کے صوبوں میں ۲۳ تقریریں فرمائیں۔ ہر جگہ کی تقریر پر وارنٹ نکلتے رہے۔ جب پورا پروگرام کرلیا تو تیئسویں وارنٹ پر دیناج پور سے گرفتار ہوئے۔ اور بنگال جیل میں رہے۔

مرزا غلام احمد دجال قادیانی کے لئے حق تعالیٰ نے شاہ صاحب کو مسلط فرمایا تھا۔ حضرت مولانا انور شاہ صاحبؒ نے شاہ صاحب کو امیر شریعت کا منصب عطا فرمایا خود شاہ صاحب سے بیعت فرمائی۔ اور سینکڑوں علماء کرام اور تقریباً ساٹھ ہزار کے مجمع نے شاہ صاحب سے اس وقت بیعت کی اس وقت سے زندگی بھر قادیانی دجال کے خلاف صف آرار رہے۔ تقسیم کے بعد دوگونہ غم و صدمات سے دوچار ہوئے پاکستان میں مسلمانوں کی حکمرانی میں ظفراللہ قادیانی کا دخل اور ملت ہندیہ کے خواص کا بر اور عوام کی جدائی کا غم!

۱۹۴۹ء میں بندہ جب ملتان حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھے دیکھ کر ایک آہ بھری اور کئی گھنٹے تک درد و تڑپ کے ساتھ اپنے اکابر اور رفقاء میں سے ایک ایک کا نام لے کر یاد کرتے اور روتے رہے۔ ایسا درد و غم کسی میں دیکھنے کا مجھے اتفاق نہیں ہوا تھا۔ تقسیم کے بعد قادیانی تلبیسات سے پریشان ہو کر علماء کرام اور مجاہدین احرار نے ختم نبوت کی تحریک ۱۹۵۳ء میں شروع کی شاہ صاحب کو احساس ہوتا تھا کہ مسلمانوں کی حکومت سے ٹکراؤ ہوگا۔ اس وقت حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی حافظ حدیث مدظلہٗ ہجرت کا ارادہ کرکے مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوگئے تھے۔ جدہ و مدینہ منورہ کے درمیان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت خواب میں فرمایا کہ تم بھی واپس جاؤ اور ملت پاکستان کی خدمت کرو اور میرے نواسے عطاء اللہ شاہ سے کہدو کہ میری نبوت پر کتوں نے حملہ کیا ہے تم مقابلہ کرو۔ اہل حق کو گولیاں کھانا پڑیں گی۔ جیلوں میں جانا پڑے گا۔ اس کی پرواہ نہ کرو۔ حضرت درخواستی صاحب نے جب یہ پیام کراچی میں شاہ صاحب کو پہنچایا۔ اسی روز شاہ صاحب نے وہ تقریر فرمائی جس پر حکومت پاکستان نے شاہ صاحب کو گرفتار کرلیا۔

ملت کی تاریخ کا یہ اقدام ایسا بے مثال ہے کہ تحریک کے شباب میں لاہور کے نونہالوں نے ایک جلوس نکالا جس پر فوج نے گولیاں چلائیں۔ گولیوں کی بارش میں ان بچوں میں سے کوئی بھی بھاگا نہیں جن کو شہادت کا شرف ملنا تھا وہ شہید ہو گئے۔

شاہ صاحب کو قید خانہ کے قادیانی جیل افسران نے وہ غذائیں کھلائیں جنہوں نے شاہ صاحب کو لقوہ اور فالج کے امراض سے دوچار کر دیا۔ جب رہا کیا گیا تو امراض نے پورا غلبہ پا لیا تھا۔ اس حالت میں شاہ صاحب اپنے شیخ حضرت رائے پوری کی خدمت میں لاہور تشریف لائے۔ اس وقت بندہ نے ان کی زیارت کی تھی ان کی اس وقت کی صحت کی کمزوری بے کسی اور بے بسی کا دل پر آج تک بڑا غمناک اثر ہے۔

شاہ صاحبؒ نے حضور صلی اللہ علیہ کی نبوت اور امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حفاظت و بقا کے لئے اپنے کو قربان کر دیا۔

پاکستان میں شاہ صاحب نے ان غرباء کی طرح زندگی گذاری جن کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ دین غرباء سے شروع ہوا ہے اور آخر میں غرباء کی طرف لوٹ جائے گا۔ حضرت شاہ صاحب نے اپنے کو انہی غرباء میں شامل کیا۔ ملت کے لئے جانوں کو قربان کرنے والے جاں نثاروں کی صف میں شامل ہو گئے جو سلسلہ دورِ صحابۂ کرام رضوان اللہ اجمعین سے اب تک قائم ہے۔

شاہ صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ زندگی کچھ ریل میں گذری کچھ جیل میں۔

خدا ہم سب مسلمانوں کو ان جاں نثار مجاہدوں اور شہداء کرام کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ : نعت شریف

ہیں ہوا و حرص کے تابع دماغ
جا گزیں ہیں دل میں دنیا داریاں

یہ ہجومِ افتراق و انتشار
دین و ملت کے لیے وجہ زیاں

رہنمائی تیری سیرت سے ملے
ہوں تیری تعلیم سے دل ضوفشاں

ایک مدت سے ہے پیاسی یہ زمیں
طالب ابرِ کرم ہیں کھیتیاں

تیری سنت ہو چراغِ راہ پھر
مرجعِ توحید بن جائے جہاں

اے رسول اللہؐ اے ختم الرسلؐ
تیری مدحت اور فکرِ ناتواں

اے سلیم بے نوا رکھ دے قلم
یہ سمندر ہے وسیع و بے کراں

سلیم فاروقی